ارشادات مبارک

ارتداد سے بچنے کیلئے کچھ رہنما اصول

(رد ارتداد پر کام کرنے والے علماء کرام کے لیے خاص تحفہ)

افادات: حضرت مولانا محمد مبارک صاحب رشادی دامت برکاتہم

(خلیفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب پانڈور دامت برکاتہم)

(واستاذ مدرسہ رفیق العلوم، آمبور)

مرتب وناشر: خدام مجلس تحفظ ختم نبوت آمبور، تمل ناڈو

مفتی امتیاز احمد صاحب قاسمی (صدر مجلس)

مفتی اعزاز علی صاحب قاسمی (ناظم مجلس)

خصوصی خطاب: برائے علماء کرام وائمہ عظام

از : حضرت مولانا محمد مبارک صاحب رشادی دامت بر کاتہم

بتاریخ : 29-05-2023

بروز : پیر

بوقت : بعد عصر

بمقام : دار ایمان، کتواڑی روڈ، میل وشارم

بعنوان : ردّ ارتداد

کمپیوزنگ: احمد علی مظاہری علی آرٹس گرافکس ویلور

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خطاب ردّ ارتداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا محمد مبارک صاحب کے ارشادات پر مشتمل یہ مرتب رسالہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اس رسالہ میں فتنہ ارتداد کی بنیادوں اور طریقۂ کار سے بحث کرنے کے ساتھ ان فتنوں کے قلع قمع کرنے کی تدابیر اور علماء کرام کی ذمہ داریوں کی طرف بڑی دلسوزی کے ساتھ متوجہ کیا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس رسالہ کو عام کیا جائے اور تحفظ ختم نبوت اور تحفظ دین کے میدان میں کام کرنے والے تمام حضرات تک اس کو پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور امت کے لئے مفید اور مؤثر بنائے۔

برہان الدین سنبھلی

دارالعلوم ندوہ

[illegible]

۲۲ رجب ۱۴۴۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا محمد مبارک صاحب کے ارشادات پر مشتمل یہ مرتب رسالہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی، اس رسالہ میں فتنۂ ارتداد کی بنیاد اور طریقۂ کار سے بحث کرنے کے ساتھ ان فتنوں کے قلع قمع کرنے کی تدابیر اور علماء کرام کی ذمہ داریوں کی طرف بڑی دل سوزی کے ساتھ متوجہ کیا گیا ہے، ضرورت ہے کہ اس رسالہ کو عام کیا جائے، اور تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ایمان کے میدان میں کام کرنے والے تمام حضرات تک اس کو پہنچایا جائے، اللہ تعالیٰ یہ خدمات قبول فرمائیں۔ اور امت کے لئے مفید اور موثر بنائے۔

(حضرت مولانا مفتی) ابوالقاسم نعمانی غفرلہ (دامت برکاتہم)
مہتمم دارالعلوم دیوبند
نذیل حال میل وشارم مدراس
۲۲/رجب المرجب ۱۴۴۵

کلمات دعائیہ	۱۰
ٹھوڑی پکڑ کر دین پہنچانے کا دور ہے	۱۲
پیر پکڑ کر دین پہونچانے کا دور ہے:	۱۲
ارتداد کی عجیب لہر/ایمان کیساتھ گھر واپس ہونے کی تمنا:	۱۳
بلکہ ایسا زمانہ آ گیا ہے	۱۳
حفاظت دین کا کام اللہ نے علماء ہی سے لیا ہے	۱۳
باطل کی نظریات کا علم علماء کو ہونا ضروری ہے	۱۴
فتنے کی بُو سونگھنے کا مزاج ہو	۱۴
تمام باطل فرقوں کا مقصد ایک ہی ہے	۱۴
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت دلوں سے نکل جائے:	۱۵
کوئی بھی فتنہ اچانک وجود میں نہیں آتا:	۱۵
دینِ محمدی کے مقابلہ میں ایک متوازی دین:	۱۶
قادیانی کا انتخاب کیوں اور کیسے ہوا؟	۱۶
علماء اور اللہ والوں کی گستاخی کا انجام:	۱۷
سب سے زیادہ غلیظ اور گھٹیا فتنہ فتنۂ قادیانیت ہے	۱۷
ہمارے دلوں میں ختم نبوت کی عظمت حضرت کشمیریؒ کی دَین ہے	۱۸
قادیانی سے رشتہ نہیں ہوسکتا:	۱۸
مقدمہ بھاولپور کی ابتداء:	۱۹

علماء کی نظر حضرت کشمیریؒ پر:	۱۹
بیماری کی حالت میں 725 کلومیٹر کا سفر:	۱۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دوں گا؟	۲۰
قادیانیوں کی طرف سے مقدمہ کو ٹالنے کے لیے نئی چال:	۲۰
مقدمہ عربی زبان اور اشعار میں ہوگا:	۲۱
۵/دن پانچ پانچ گھنٹے تقریر:	۲۱
پانچ وجوہات کی بناء پر قادیانی کافر ہے:	۲۱
قادیانی جہنمی نے کہا:	۲۲
میری قبر پر خوشخبری سنا دینا:	۲۳
بھاولپور کا تاریخی فیصلہ:	۲۳
ختم نبوت کا تحفظ مغفرت کا ذریعہ ہے	۲۴
گلی کا کتا ہم سے بہتر ہے	۲۴
یہ جملہ آج ہم کو دہرانا ہے:	۲۴
باطل کی نظریات کا مطالعہ کریں	۲۵
ختم نبوت کی کرسی پر غلاظت کا ہاتھ پھیرا جا رہا ہے	۲۵
آج کے ہر باطل کے اندر پانچ باتوں میں سے کوئی ایک بات ضرور ہوگی	۲۶
ارتداد کا بنیادی سبب جہالت ہے:	۲۶

میرے مرتد ہونے کا سبب امام صاحب ہیں	۲۷
شکیلی فتنہ کیسے وجود میں آیا	۲۸
لوگوں کو دھوکہ دینے کے سلسلے میں اہل باطل کا ایک طریقہ:	۲۸
یونس گوھر شاھی کا فتنہ:	۲۹
وظائف چھوڑو، قادیانیت کے خلاف لکھو:	۳۰
ہم کو وظائف چھوڑنے کی ضرورت نہیں:	۳۱
ویلور کا قصہ:	۳۱
نبی کا نام بھی معلوم نہیں:	۳۲
وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ:	۳۳
چار سوال اپنے گھر والوں سے کریں:	۳۳
ممبروں میں عقائد کو بیان کریں:	۳۵
خصوصاً تین بڑی علامتیں:	۳۶
حضرت امام مہدیؑ	۳۶
دجال کا خروج	۳۶
نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۳۷
ان تمام تفصیلات کی وجہ:	۳۷
نکتہ کی بات:	۳۷

مثبت پہلو میں بولیں:	۳۸
ردِقادیانیت پر حضرت کشمیریؒ کی پانچ اہم کتابیں:	۳۹
(۱) عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام	۳۹
(۲) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح	۳۹
(۳) تحیۃ الاسلام	۴۰
(۴) اکفار الملحدین	۴۰
(۵) خاتم النبین	۴۰
حضرت عیسی علیہ السلام کی سفارش	۴۱
امید کہ حضرت عیسی علیہ السلام میری سفارش فرمائیں گے:	۴۱
ایک اور خواب	۴۱
بچوں کو ختم نبوت کا مطلب سمجھائیں	۴۲
ایمان کی حفاظت کیلئے مدارس کا جال پھیلایا گیا	۴۲
قاسمیوں پر کفر کا الزام:	۴۲
آج ہم لوگ خاموش بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں:	۴۳
ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دیں گے؟	۴۳
حضرت نانوتویؒ کی عبارت میں تلبیس کر کے ان پر کفر کا فتویٰ:	۴۳
حضرت نانوتویؒ پر دوسرا الزام:	۴۴

کمّا ہے کیفاً نہیں، ایک مثال سے اس کی وضاحت:	۴۵
حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھایا	۴۵
حضرت نانوتوی کا دفاع فرمائیں:	۴۶
ہمارا المیہ	۴۶
حق رہنے سے باطل نہیں مٹتا بلکہ حق آنے سے مٹتا ہے:	۴۶
کیا کرنا چاہئے:	۴۷
ہم برئ الذمہ نہیں ہوئے:	۴۷
وقت کی نزاکت کو سمجھیں:	۴۸

کلمات دعائیہ

از بندہ ریاض احمد عفا اللہ عنہ، خادم مدرسہ رفیق العلوم، آمبور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

صدیق محترم حضرت مولانا محمد مبارک صاحب مدظلہم کے افادات (ارتداد سے بچنے کیلئے کچھ رہنما اصول) کا مسودہ عزیزوں نے بندہ کے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ اس پر کچھ دعائیہ کلمات لکھوں۔۔۔ میری یہ حیثیت؟؟ کہ اتنے عظیم خادم دین، تحفظ ختم نبوت کے درد سے معمور، بے مثال قربانیوں کے پیکر مجسم کے موتیوں بھرے کلام پر دعائیہ کلمات لکھوں۔۔ یہ منہ اور یہ حوصلہ؟؟

البتہ مسودہ کا مضمون پڑھ کر بندہ جس درجہ متأثر ہوا وہ ضرور قابل ذکر ہے، سچ یہ ہے کہ صدیق محترم نے دور حاضر کے فتنوں کا تفصیلی اور جامع تذکرہ مختصر سے وقت میں جس خوبی سے کیا ہے اور جتنی آسانی سے ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر مومن کو معلوم ہونے ضروری ہیں حق یہ کہ اہل علم بھی عام طور پر ان سے ناواقف ہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان مباحث کا پڑھنا پڑھانا عام طور پر سرسری ہوتا ہے ان کا تحقیقی مذاکرہ تقریبا نہ کہ برابر ہے۔

میری مراد فتن کی روایات اور ان سے متعلق ضروری مباحث ہیں جن کا مذاکرہ بہت ہی کم ہوتا ہے چنانچہ ظہور مہدی، خروج دجال، نزول عیسیٰؑ، خروج یاجوج ماجوج، ظہور دابۃ الارض، طلوع شمس من المغرب وغیرہ یہ صحیح ہے کہ ان سب پر اجمالی ایمان کافی ہے مگر ان عقائد کی آڑ لے کر جب جھوٹے نبی ملت کے عقائد بگاڑنے

لگیں اور معصوم لوگوں کے ایمان کا سودا کرنے لگیں تو، پھر علمائے امت کی ذمہ داری ہے کہ ان مباحث کا تحقیقی علم مستند کتابوں سے اور اکابرین سے حاصل کریں اور جہلاء کا منہ توڑ جواب دیں اور ملت کے معصوم عوام کے ایمان کی سلامتی کا سامان کریں

اللہ بہت ہی جزائے خیر دے صدیق محترم کو کہ انہوں نے یہی درد اپنے نونہالوں میں منتقل کرنے کی فکر کی ہے۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ آں موصوف کے افادات کو اللہ جل شانہ اپنے دربار میں شرف قبولیت سے نوازیں اور انہیں قبول عام عطا فرمائیں۔

آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

ٹھوڑی پکڑ کر دین پہنچانے کا دور ہے

فرمایا: ایک صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی خدمت میں آکر بیعت ہوئے، اور حضرت کی خانقاہ میں رہ کر تربیت پائی، چھ سات مہینوں کے بعد حضرت نے ان کے اندر صلاحیت دیکھی تو ان کو خلافت سے نوازا اور کہا جو امانت میں نے آپ کے سپرد کی ہے اسے لوگوں میں تقسیم کرو، لوگوں کو اللہ کا نام سکھاؤ، اور اپنے علاقہ میں محنت کرو،

وہ صاحب گئے اور ایک سال کے بعد سہارنپور آئے اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے ملاقات کے بعد گفتگو کے دوران شیخ الحدیثؒ نے ان صاحب سے سوال کیا کہ جو امانت آپ یہاں سے لے گئے تھے کیا آپ نے اسے لوگوں میں تقسیم کیا؟ کیا آپ نے لوگوں کی رہنمائی کی اور کیا آپ سے کوئی بیعت ہوا ہے، وغیرہ؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت! بیعت کیلئے میرے پاس کوئی نہیں آیا، اسلئے میں خاموش ہوں، بات بھی صحیح تھی، یہ سننا تھا کہ حضرت کے آنکھوں میں آنسو آگئے، اور فرمایا ”پیارے! یہ انتظار کا زمانہ نہیں ہے، اِس انتظار میں مت بیٹھو کہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کو اللہ کا نام سکھلاؤں گا، بلکہ یہ ”ٹھوڑی پکڑ کر دین پہونچانے کا دور ہے“ یہ بات حضرت نے آج سے پچاس پچپن سال پہلے ارشاد فرمائی تھی،

پَیر پکڑ کر دین پہونچانے کا دور ہے:

تو اُس پر میں (حضرت مولانا مبارک صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں) کہتا ہوں ہم ایسے دور میں ہیں کہ اگر شیخ الحدیث صاحبؒ اِس وقت بقیدِ حیات ہوتے

تو یہ نہیں فرماتے کہ ٹھوڑی پکڑ کر دین پہونچانے کا دور ہے بلکہ یوں فرماتے کہ پیر پکڑ کر دین پہونچانے کا دور ہے۔

ارتداد کی عجیب لہر/ایمان کیساتھ گھر واپس ہونے کی تمنا:

آج ارتداد کی عجیب لہر اٹھی ہے، ایک زمانہ ایسا تھا کہ کوئی بچہ گاڑی لے کر گھر سے باہر کسی کام سے نکلتا تو اس کے والدین یہ دعا کرتے کہ سلامتی کے ساتھ گھر لوٹے لیکن اب ایسا دور آیا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی کام کے لیے گھر سے نکلتا ہے چاہے آفس کے لیے یا کالج کے لیے یا کسی اور کام کے لیے تو اس شخص کا سلامتیٔ ایمان کے ساتھ گھر واپس لوٹنا دشوار ہو گیا ہے کیونکہ آج کل فتنوں کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ ڈر لگتا ہے کہ کہیں کسی فتنے میں تو مبتلا نہیں ہو گیا۔ شکیلی بن کر تو نہیں آیا؟ قادیانی بن کر تو نہیں آیا؟ یا گوہر شاہی کے فتنے میں مبتلا ہو کر تو نہیں آیا؟ اس لیے اس زمانے میں گھر سے نکلتے وقت سلامتیٔ ایمان کے ساتھ لوٹنے کی دعا کرنی چاہئے۔

بلکہ ایسا زمانہ آ گیا ہے

یہ نہیں کہ کل کیا ہوگا! حدیث میں جو ذکر ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی صبح میں مومن رہے گا شام میں کافر ہو جائے گا الخ تو اب ایسا زمانہ آئے گا نہیں بلکہ ویسا زمانہ آ گیا ہے۔ ایسا دور آ چکا ہے، ویسا ہی زمانہ سے ہمارا گذر ہو رہا ہے۔

حفاظت دین کا کام اللہ نے علماء ہی سے لیا ہے

حضرت علی میاں ندویؒ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ خدمتِ دین کی دو صورتیں ہیں، ایک ہے اشاعتِ دین اور دوسرا ہے حفاظتِ دین، اللہ تعالیٰ نے اشاعتِ دین کا

کام علماء سے بھی لیا ہے اور سلاطین و امراء سے بھی، لیکن جب سے اسلام کا دور شروع ہوا ہے، اُس وقت سے لے کر آج تک حفاظتِ دین کا کام اللہ تعالیٰ نے صرف علماء سے لیا ہے۔ امراء وغیرہ سے نہیں لیا۔ لہذا علماء کی بڑی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کے ایمان کی حفاظت کی مکمل کوشش کریں، اور ارتداد سے بچائیں،

باطل کی نظریات کا علم علماء کو ہونا ضروری ہے

علماء حفاظتِ دین کا کام کیسے کریں گے؟ جبکہ دین کو بگاڑنے والے فتنے کیا ہیں؟ باطل کی طاقت کیا ہے؟ اور ان کے نظریات کیا ہیں؟ اسلئے اس کا کما حقہ علم علماء اور ہم سب کو ہونا ضروری ہے

فتنے کی بُو سونگھنے کا مزاج ہو

اسی وجہ سے دار العلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم نے ایک جگہ فرمایا کہ ''علماء کرام کو فتنے کی بُو سونگھنے کا مزاج اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے'' کیونکہ اگر بُو سونگھنے کا مزاج پیدا ہو جائے گا تو فتنے آنے سے پہلے ہی اس کا تدارک کرنا اور ان کا سدِ باب کرنا ان کے لیے آسان ہو جائے گا، اگر فتنہ آجائے اس کے بعد اسے دور کرنا چاہیں تو بہت بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ وہ حالات ہم دیکھ رہے ہیں۔

تمام باطل فرقوں کا مقصد ایک ہی ہے

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوریؒ نے فرمایا آج کے دور میں جو فتنے ہیں ان سب کے نام اور نعرے الگ الگ ہیں اور ان سب کا طریقۂ کار بھی

الگ الگ ہے لیکن ان سب کا مقصد ایک ہی ہے، جیسے قادیانیت کا فتنہ ہے، شکیلیت کا فتنہ ہے، ریاض ویونس گوھر شاہی کا فتنہ ہے، انجینیر علی مرزا کا فتنہ ہے، فیاضیت کا فتنہ ہے، اور جاوید غامدی کا فتنہ ہے، وغیرہ وغیرہ ان سب کے نظریات الگ ہیں لیکن سب کا مقصد ایک ہی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت دلوں سے نکل جائے:

اور وہ ہے کسی نہ کسی طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت امت کے دلوں سے نکل جائے، اور اِن فتنوں کے بانیوں کی عظمت ومحبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے، بس ان کا یہی مقصد ہے، ان تمام باطل فرقوں کے پیچھے یہودی طاقت کارفرما ہے، یہودیوں کے خزانے ان کے لئے کُھلے ہوئے ہیں، کہ کسی بھی طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا دین لوگوں کے دلوں سے نکل جائے، ایمان نکل جائے، اور ہماری بات ان کے دلوں میں بیٹھ جائے، تو ہر ایک کا مقصد یہی ہے، شکاری الگ الگ ہے مگر جال ایک ہی ہے اور وہ ہے ارتداد کا جال، کہ کسی طرح لوگوں کو دھوکہ دیکر ارتداد میں پھنسانا اور ان کو کسی طرح مرتد بنانا

کوئی بھی فتنہ اچانک وجود میں نہیں آتا:

میں یہ بات عام طور پر بتاتا ہوں کہ کوئی بھی فتنہ اچانک وجود میں نہیں آیا کہ فتنہ کا بانی رات میں سویا اور صبح کو اٹھ کر اچانک کسی قسم کا دعوی کر دیا مثلاً غلام احمد قادیانی ہے کہ رات کو سویا اور صبح کو اٹھ کر اس نے نبوت کا دعوی کر دیا، اور جیسے شکیل بن حنیف ہے کہ رات کو سویا اور صبح اٹھ کر اچانک اس نے مسیح موعود ہونے کا دعوی

کردیا۔ ایسا نہیں ہے! بلکہ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے ساتھ بتدریج وجود میں آتا ہے،

دینِ محمدی کے مقابلہ میں ایک متوازی دین:

سن 1880 میں یہودیوں نے ''لندن'' میں ایک مشورہ کیا کہ ہم لوگوں نے دینِ مصطفیٰ کو مٹانے کے لئے بہت کوششیں کیں لیکن کامیاب نہیں ہوسکے، اِسپین وغیرہ میں کام کرنے کے لئے جو طریقہ کار ہم نے اپنایا تھا اب وہ طریقہ اور تجربہ اِس وقت مفید نہیں ہوگا، لہذا اب طریقۂ کار بدلنا ہوگا، وہ ہے دینِ مصطفوی کے مقابلہ میں نیا متاوازی دین پیدا کر کے لوگوں کو بہکایا جائے، تو اس مقصد میں کامیابی کیلئے سب سے پہلے لوگوں کے دلوں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کو نکالنا ہے کیونکہ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عقیدت ومحبت دلوں میں رہے گی تب تک ان لوگوں کے ایمان کا سودا کرنا آسان نہیں ہے۔

قادیانی کا انتخاب کیوں اور کیسے ہوا؟

اب ظاہر بات ہے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت لوگوں کے دلوں سے نکال دیں گے تو کسی اور کی محبت کو بٹھانا ہے تو ان کی نظرِ انتخاب ''مرزا غلام احمد قادیانی'' پر پڑی کیونکہ اس کا باپ ''غلام مرتضیٰ'' برٹش کے زمانہ میں علماء کرام اور اولیاء اللہ کی مخبری کرتا تھا، جب برٹش کے خلاف علماء اور اللہ والوں کے خفیہ مشورے ہوتے تھے، تو یہ ان میں جا کر بیٹھتا تھا اور بھولے بھالے علماء اسے مسلمان سمجھ کر مشورہ میں شریک کر لیتے تھے، اور یہ سب باتیں سن کر برٹش حکومت کو اطلاع کر دیتا تھا، پھر اچانک برٹش فوج آتی اور اُن علماء کو کوئی تحقیق کئے بغیر پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیتی تھی

تو اسطرح اس نے مخبری کر کر کے انگریز کے دل میں جگہ حاصل کی تھی، اور ان کے نزدیک مقبول ہو گیا تھا،

علماء اور اللہ والوں کی گستاخی کا انجام:

تو علماء اور اللہ والوں کی شان میں گستاخی کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے غلام مرتضیٰ کے خاندان سے ایمان کو سلب کر لیا، اسی وجہ سے ان کی نظرِ انتخاب اس کے بیٹے غلام احمد قادیانی' پر پڑی اس کو باقاعدہ تربیت دی گئی (بہت لمبا قصہ ہے) بیس سال ان لوگوں نے یہ محنت کی۔

تو بتانا یہ ہے کہ کوئی بھی باطل اچانک ظاہر نہیں ہوتا، ایسا ہی قادیانی فتنہ بھی ہے، انھوں نے ایک سوچی سمجھی اسکیم اور مختلف مکر و فریب کیساتھ یہ کام کیا، اِس فتنہ کی ابتداء سن 1880 میں ہوئی، سب سے پہلے وہ ایک مُناظر کی حیثیت سے ظاہر ہوا، پھر کچھ عرصہ کے بعد مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، پھر اس نے دیکھا کہ اس کو ماننے والا ایک بڑا طبقہ ہے تو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ، پھر ہوتے ہوتے سن 1901 میں نبوت کا دعویٰ کیا اس کے بعد اِس خبیث نے عینِ محمد ہونے کا دعوی کر دیا،

سب سے زیادہ غلیظ اور گھٹیا فتنہ فتنۂ قادیانیت ہے

اسی وجہ سے حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ اسلام کو مٹانے کے لیے جتنے فرقے اور جتنے باطل وجود میں آئے ان میں سب سے زیادہ غلیظ، گھٹیا اور خطرناک فتنہ قادیانی کا ہے، کیونکہ اس سے پہلے جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا کسی بھی وجہ سے ہوا اس نے صرف نبوت کا دعوی کیا، لیکن غلام احمد قادیانی نے نبوت کے ساتھ

عینِ محمد ہونے کا دعویٰ کیا (نعوذ باللہ)

ہمارے دلوں میں ختم نبوت کی عظمت حضرت کشمیریؒ کی دَین ہے:

آج تھوڑی بہت ہندوستان کے علماء کے اندر ختم نبوت کی جو اہمیت موجود ہے وہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی دَین ہے، کیونکہ اگر حضرتؒ کی خدمات کی تفصیلات سامنے نہیں آتیں تو آج ہمارے اندر بھی صرف ایمانی اعتبار سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخر نبی مانتے، لیکن اس کی عظمت واہمیت ہمارے دلوں میں شاید اتنی نہیں ہوتی جتنی ہونی چاہئے۔

قادیانی سے رشتہ نہیں ہوسکتا:

سن 1926 کا واقعہ ہے کہ مولوی الٰہی بخش نامی آدمی اپنی لڑکی غلام عائشہ کا نکاح صغرسنی (بچپن) میں بلوغت سے پہلے مولوی عبدالرزاق نامی آدمی سے کیا، اُس وقت وہ پکا صحیح مسلمان تھا، لیکن نکاح کے چند دنوں کے بعد اُس نے مذہب قادیانیت اختیار کرلیا، اور جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کردیا، پھر جب دوسال کے بعد لڑکی بالغ ہوئی اُس نے اپنے سُسر سے لڑکی کو لانے کی درخواست کی تو لڑکی اور اس کے باپ (اللہ ان کو جزائے خیر دے، ان کے قبروں کو نور سے بھر دے) دونوں نے صاف کہدیا کہ تو کافر ہوگیا ہے، جماعت احمدیہ میں داخل ہوگیا ہے لہذا تجھ سے رشتہ نہیں ہوسکتا، اگر تو تائب ہوکر ازسرِ نو کلمہ پڑھ لے تو یہ رشتہ منظور ہے، مگر وہ (قادیانی) اپنی طاقت، ظلم وزیادتی اور مادی وسائل کے ذریعہ باقاعدہ مسلسل اصرار کرتا رہا۔

مقدمہ بھاولپور کی ابتداء:

24 جولائی سن 1926 میں غلام عائشہ لڑکی نے قادیانی کی ظلم وزیادتیوں سے پریشان ہوکر اپنے شوہر کے خلاف کیس داخل کیا کہ میرا شوہر دائرہ اسلام سے خارج ہے، قادیانی مذہب اختیار کیا ہے، لہذا اس سے میرا نکاح فسخ کیا جائے، رفتہ رفتہ یہ کیس مختلف مراحل طے کرتے ہوئے سن 1932 میں عدالتِ علیا (عدالتِ عظمیٰ) میں داخل ہوا، اُس وقت جج اکبر خان تھے تو انھوں نے اس کیس کو کالعدم قرار دے کر از سرِ نو شروع کرنے کیلئے کہہ دیا، جبکہ اُس وقت آخری فیصلہ ہونے والا تھا

علماء کی نظر حضرت کشمیریؒ پر:

اُس وقت بھاولپور کے علماء کو فکر ہوئی کہ صحیح معنوں میں مقدمہ کی پیروی کرنے والا کوئی عالم نہیں ہے تو بھاولپور کے شیخ الجامعہ نے مولانا انور شاہ کشمیریؒ کو خط بھیجا اور کہا کہ حضرت! اس طرح کے حالات ہیں، لہذا آپ تشریف لائیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ختم نبوت کو آپ سنبھالئے اور اس کام کو انجام تک پہونچائے۔

بیماری کی حالت میں 725 کلومیٹر کا سفر:

مجھے اصل میں یہ بات بتانا ہے، اُس وقت یہ حالت تھی کہ حضرت کشمیریؒ کچھ حالات کیوجہ سے دارلعلوم دیوبند سے علیحدگی اختیار کرکے ڈابھیل جانے والے تھے اس وقت حضرت کی طبیعت ناساز ہوگئی تھی اور خونی بواسیر میں مبتلا ہو گئے تھے آپ کو معلوم ہے خونی بواسیر کتنا سخت مرض ہے، تو ایسے وقت میں حضرت کو یہ خط پہونچا، اس

کے باوجود حضرت بھاولپور کے لیے تیار ہوگئے، دیوبند سے بھاولپور کی مسافت 725 کلومیٹر ہے، اُس پیرانہ سالی میں ضعف اور خطرناک بیماری کے ساتھ اتنے لمبے سفر کے لیے حضرت تیار ہوگئے، جبکہ اُس زمانہ میں آج کل کی طرح سفر کی سہولیات بھی میسر نہیں تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دوں گا؟

گھر کے افراد نے حضرتؒ کو ایسے مرض میں بھاولپور جانے کی وجہ پوچھی اور جانے سے روکا، تو حضرتؒ کا ایک ہی جواب تھا کہ اگر میں رُک گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن مجھ سے یہ پوچھ لئے کہ انور شاہ! میرے ختم نبوت سے کھیلا جارہا تھا ،اُس پر کیچڑ اُچھالا جارہا تھا، لیکن تو نے اپنی بیماری کو میرے ختم نبوت کے مقابلے میں بڑی چیز سمجھ کر آرام سے رہنے لگا؟ تو اُس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا چہرہ دکھاؤں گا اور کیا جواب دوں گا، اس لئے اسی حالت میں جارہا ہوں

قادیانیوں کی طرف سے مقدمہ کو ٹالنے کے لیے نئی چال:

19 آگسٹ 1932 کو جمعہ کے دن حضرتؒ بھاولپور پہونچے، جب قادیانیوں کو حضرت کے آمد کی اطلاع ہوئی تو مقدمہ کو بگاڑنے کے لیے انھوں نے ایک چال چلی اور اعلان کردیا کہ مقدمہ عربی زبان میں لڑا جائے گا، (کیونکہ اُس زمانہ میں مشہور تھا کہ علمائے دیوبند عربی زبان میں گفتگو پر قدرت نہیں رکھتے ،تو انھوں نے سوچا کہ اگر کیس عربی زبان میں ہوگا تو انور شاہ کشمیریؒ ہمت ہار جائینگے اور فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا) تو حضرت مفتی شفیع صاحبؒ وغیرہ حضرات نے جا کر انھیں سمجھایا

کہ بھائی! یہ ہندوستان ہے، یہاں کوئی عربی جاننے والانہیں ہے، خواہ مخواہ یہ فتنہ کیوں اٹھارہے ہو، لیکن وہ لوگ نہیں مانے اوراپنی بات پر مصر رہے

مقدمہ عربی زبان اوراشعار میں ہوگا:

تو حضرت مفتی شفیع صاحبؒ بہت پریشان ہوگئے، اورایک شور برپا ہوا، حضرت کشمیریؒ نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے، شور کی وجہ معلوم کی تو قادیانی کی اِس چال کے بارے میں بتایا گیا یہ سن کر حضرتؒ نے فرمایا کہ بھائی! ان سے کہدو کہ ''مناظرہ عربی زبان میں ہوگا اوراشعار میں ہوگا'' یہ سن کر وہ لوگ ہکا بکا رہ گئے، تواس طرح کوششوں اور مجاھدہ کے بعد مقدمہ آگے بڑھا۔

۵/دن پانچ پانچ گھنٹے تقریر:

حضرت کشمیریؒ عدالت میں حاضر ہوئے اور 25 آگست کوحضرت کا بیان شروع ہوا، اُس بیماری کی حالت میں آپ نے پانچ دن مسلسل تقریر کی، ایک دن ایسا بھی ہوا کہ حضرت جج کے سامنے کھڑے نہ ہوسکے تو چارپائی لائی گئی، اُس پر لیٹے ہوئے بات کی، ایک ایک دن بھی پانچ پانچ گھنٹے رُکے بغیر تسلسل کے ساتھ حضرت نے تقریر کی۔

پانچ وجوہات کی بناء پر قادیانی کافر ہے:

جب جج نے پوچھا کہ کن وجوہات کی وجہ سے (کس بنیاد پر) اس کو کافر قرار دیتے ہو، تو حضرتؒ نے ان کے سامنے یہ پانچ وجوہات رکھیں،

(۱) دعوائے نبوت (۲) دعویٰ شریعت (۳) توہینِ انبیاء

(۴) متواترات وضروریاتِ دین کا انکار (۵) سبّ انبیاء (انبیاءؑ کو گالی دینا)
ان پانچ وجوہات کی بنیاد پر قادیانی کو کافر قرار دیا جاتا ہے، یہ تو دعویٰ ہو گیا پھر ہر ایک دعویٰ پر حضرتؒ نے پانچ پانچ گھنٹے بات کی۔

قادیانی جہنمی نے کہا:

پانچویں دن جلال الدین شمس نامی آدمی جو غلام احمد قادیانی کی طرف سے وکیل تھا اس نے حضرتؒ پر جرح کی، مختلف سوالات کئے حضرتؒ جوابات دیتے رہے، ایک موقع ایسا آیا کہ حضرتؒ نے جلال میں آکر کہا کہ ''غلام احمد قادیانی ''جہنمی'' نے کہا (یعنی قادیانی کیلئے ''جہنمی'' لفظ استعمال کیا) تو اُس وکیل نے عدالت سے درخواست کی کہ حضرت شاہ صاحبؒ کو حکم فرمایا جائے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں، حضرت کو حق نہیں کہ قادیانی کو جہنمی کہیں، اُس وقت حضرتؒ پر جلال طاری تھا وجد کی کیفیت تھی، فوراً جلال الدین کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے او جلال الدین! اگر میں چاہوں تو اِسی وقت غلام احمد قادیانی کو جہنم میں جلتا ہوا دِکھا سکتا ہوں، تو اس نے فوراً ہاتھ ہٹا لیا کیونکہ اس کو معلوم (یقین) تھا حضرتؒ یہ کام کریں گے، اس لئے فوراً ہاتھ ہٹا لیا اور کہا اگر آپ دکھا بھی دیں تو میں سمجھوں گا کہ شعبدہ بازی کر رہے ہو حقیقت میں نہیں ہے، اس طرح وہ پینترہ بدلکر جواب دیا اور اپنے آپ کو بچا لیا،

بعد میں حضرتؒ کے ایک شاگرد عبدالحنان صاحب سے پوچھا گیا کہ اگر وہ مان لیتا تو کیا حضرتؒ اس کو دکھا دیتے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں اُس وقت حضرتؒ کا چہرہ دیکھ رہا تھا کہ اتنی جلالیت تھی کہ آدمی نگاہ پھرا نہیں سکتا تھا، اور حضرتؒ ضرور یہ

کام کر سکتے تھے۔

میری قبر پر خوشخبری سنا دینا:

پانچ دن کے بعد حضرتؒ اپنے گھر تشریف لے گئے تو اپنے شاگرد مولانا عبد الحنان کے ذریعہ بھاولپور کے مفتی حضرت مولانا محمد صادق بھاول پوریؒ کو یہ پیغام بھیجا کہ اگر فیصلہ میری زندگی ہی میں آجائے تو میں خود سن لوں گا، اگر میری زندگی کے بعد فیصلہ آئے تو میری قبر پر آ کر یہ نوید (خوشخبری) سنانا، تاکہ میری روح کو سکون مل جائے ،اس کا مطلب یہ ہے کہ انتقال کے بعد اگر حضرت کے لئے جنت کا فیصلہ بھی ہو جائے تب بھی حضرتؒ کو سکون نصیب نہیں ہوگا جب تک کہ غلام احمد قادیانی کو کافر قرار نہ دیا جائے

بھاولپور کا تاریخی فیصلہ:

چند دنوں کے بعد حضرتؒ کا وصال ہو گیا پھر اس کے تین سال بعد 7 رفروری 1935 کو جج اکبر خان نے یہ تاریخی فیصلہ دیا کہ تمام ثبوتوں کی بنیاد پر اور تمام دلائل کی روشنی میں، میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہے اور اُس عورت کا نکاح اِس (قادیانی) سے فسخ کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب بھاولپوریؒ ایک وفد کے ساتھ حضرت کشمیریؒ کی مزار مبارک پر کھڑے ہو کر یہ خوشخبری سنائی کہ حضرت! خوش ہو جایئے، مرحباً، آپ ہی کے حق میں فیصلہ ہوا، ختم نبوت کو ثابت کیا گیا، غلام احمد قادیانی کو مرتد، اور کذاب قرار دیا گیا، دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے، یقیناً اس وقت حضرتؒ کو راحت ملی ہوگی،

ختم نبوت کا تحفظ مغفرت کا ذریعہ ہے

جب پانچ دن ختم ہوئے اور حضرت کشمیریؒ عدالت سے مسجد تشریف لے گئے تو اطراف واکناف کے علماء جمع تھے، انھوں نے حضرتؒ سے پوچھا کہ ایسی بیماری کی حالت میں آپ نے بہت کام کیا کیسے اس مقدمہ کو سنبھالا آپ نے؟ تو حضرتؒ نے فرمایا: کہ بھائی! اس خط کے آنے کے بعد میں اپنی ماضی پر نگاہ کرتا ہوں تو ''کوئی عمل قابلِ مغفرت نہیں پاتا ہوں'' یہ حضرت کا جملہ ہے۔ جب میں نے دیکھا یہ (ختم نبوت کا تحفظ) مغفرت کا ذریعہ ہے تو میں آ گیا، اس وقت مولوی عبدالحنان صاحب وہاں تھے وہ چیخ مار کر دھاڑیں مار کر رونے لگے اور فرمایا کہ جب حضرتؒ کو اپنے عمل کی وجہ سے مغفرت کی امید نہیں ہے تو اِس وقت دنیا کا کونسا شخص ہوسکتا ہے جو اپنے عمل سے مغفرت کی امید رکھے، اس کے بعد حضرت کے فضائل ومناقب بتانے لگے

گلی کا کتا ہم سے بہتر ہے

تو حضرتؒ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ان صاحب نے ہماری تعریف میں مبالغہ کیا ہے، حالانکہ مجھ پر یہ بات منکشف ہوگئی اور واضح ہوگئی کہ اگر میں ختم نبوت کو ثابت نہیں کرسکا (اس کی حفاظت نہیں کرسکا) تو گلی کا کتا مجھ سے بہتر ہے۔

یہ جملہ آج ہم کو دہرانا ہے:

اگر باطل اِس طاقت سے سرگرم عمل ہے اور ہم ان کا تعاقب نہیں کررہے ہیں ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو لوگوں کے دلوں سے نکلنے سے نہیں بچا پارہے ہیں تو حضرتؒ کا یہ جملہ ہم پر فِٹ کرنا ہوگا ''کہ گلی کا کتا مجھ سے بہتر ہے''۔

جب اتنی بڑی شخصیت نے اپنے بارے میں ایسی باتیں کہہ دیں تو پھر ہماری کیا حیثیت ہے؟

باطل کی نظریات کا مطالعہ کریں

آج ہمارے سامنے شکیلیت کا فتنہ ہے، یونس الگوہر شاھی کا فتنہ ہے قادیانیت کا فتنہ ہے، کتنے فتنے ہمارے سامنے ہیں اس لئے میں ہاتھ جوڑ کر علماء کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ وقت نکالیں (اہل باطل کی نظریات کا) مطالعہ کریں، کیونکہ جب تک باطل کو سمجھیں گے نہیں اُس وقت تک اس کو دور کرنے کا طریقہ سمجھ میں نہیں آئے گا۔

ختم نبوت کی کرسی پر غلاظت کا ہاتھ پھیرا جا رہا ہے

آپ نے سیرت کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو پتھر اپنے پیٹ میں باندھ کر دین کا کام کیا اور ایمان ہم تک پہونچایا، اور رات میں اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر چار چار پانچ پانچ گھنٹے عبادت اور دعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔ اُس وقت نہ اپنے لئے مانگتے تھے نہ اپنے خاندان کے لئے مانگتے تھے، بلکہ اپنی امت کیلئے مانگتے تھے، تو ایسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہم کھلاتے ہیں، جبکہ ختم نبوت کی کرسی کی طرف ایک آدمی اپنی غلاظت کا ہاتھ دراز کر رہا ہے اور ہم دیکھ کر خاموش ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہر باطل شخص چاہے شکیل بن حنیف ہو چاہے گوہر شاھی ہو چاہے قادیانی ہر ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے پیچھے لگا ہوا ہے،

کہ کسی نہ کسی طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت لوگوں کے دلوں سے نکل جائے یہ اور بات ہے کہ سب کا طریقۂ کار الگ الگ ہے۔

آج کے ہر باطل کے اندر پانچ باتوں میں سے کوئی ایک بات ضرور ہوگی

اصل میں مجھے یہ بتانا ہے کہ حضرت کشمیریؒ نے کفر کیلئے جن پانچ وجوہات کو بنیاد بنایا ہے، آج کے ہر باطل میں ان پانچ وجوہات میں سے کوئی ایک وجہ ضرور ہوگی ۱) دعوائے نبوت ۲) دعوائے شریعت ۳) متواترات کا انکار ۴) توہین انبیاء اور ۵) سبّ انبیاء میں سے کوئی ایک وجہ پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہم کو اس کی فکر کرنی ہے کہ باطل کیا کہنا چاہتا ہے؟ اس کی نظریات کیا ہیں؟ تا کہ ہم اپنے عوام کو ان سے بچا سکیں اور باطل کا منہ کالا کر سکیں،

ارتداد کا بنیادی سبب جہالت ہے:

دیکھو! فتنہ آنے سے پہلے (جیسا کہ حضرت مہتمم صاحب نے فرمایا کہ علماء کو فتنے کی بُو سونگھنے کا مزاج اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے) فتنے کے آنے سے پہلے ہی ہم معلوم کرلیں گے تو اس سے لوگوں کو بچانا آسان ہوجائے گا ورنہ بہت بہت مشکل ہوگا،

ارتداد کا بنیادی سبب جہالت ہے اور عقائد کے سلسلہ میں جہالت کی وجہ سے ہی لوگ مرتد ہوتے ہیں، ہم لوگ ممبروں میں الحمدللہ رمضان کا مہینہ آیا تو روزہ کے بارے میں اور دیگر مسائل کے بارے میں خوب بیان کرتے ہیں، لیکن عقائد پر بیان نہیں کرتے، باطل نے یہ سمجھ لیا ہے کہ عقائد ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعہ سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔

میرے مرتد ہونے کا سبب امام صاحب ہیں

ایک شہر کا تازہ واقعہ ہے کہ کالج میں پڑھنے والا ایک طالب علم (جو جماعت کا ساتھی بھی تھا اور ایک کالج میں زیرِ تعلیم تھا) اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شکیلی فتنہ میں مبتلا ہو گیا ہے تو ہمارے مبلغ نے اس کے پاس جا کر اسکو سمجھایا اور امام صاحب اور مسجد کمیٹی والوں کے سامنے بات چیت ہوئی تو اس نے کہا میں یوں ہی نہیں مانوں گا، میرے کچھ اشکال ہیں اس کا جواب دوگے تو مانوں گا، اس کے اشکالات معلوم کرنے کے بعد کتابوں کے حوالے سے ان کے جوابات دئے گئے۔ تو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ سمجھانے کے بعد وہ کلمہ پڑھا اور اسلام قبول کیا الحمدللہ، اس کے بعد اس سے پوچھا گیا کہ تو کیسے اس فتنہ میں مبتلا ہو گیا؟ جبکہ تو جماعت کا ساتھی ہے! تو اس نے کہا ''میرے اس فتنہ میں مبتلا ہونے کا سبب ہمارے امام صاحب ہیں'' کیونکہ میں چھے ۶ / مہینے سے اس مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھتا ہوں، آج تک انھوں نے نہ حضرت مہدی کے بارے میں بتایا نہ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بتایا، اور مجھے خود بھی یہ باتیں معلوم نہیں تھیں، اور ان لوگوں نے (شکیلیوں نے) آ کر بتایا کہ حضرت مہدیؒ آ گئے ہیں، حضرت عیسیٰ آ گئے ہیں تو فوراً میں مان گیا، اور انھوں نے یہ بھی بتایا کہ علماء یہ باتیں نہیں بتائیں گے جھوٹ بولیں گے۔ لہذا میں تم لوگوں سے منقطع ہو گیا قطع تعلق کر لیا، اگر امام صاحب پہلے ہی سے ممبر پر یہ باتیں بتاتے تو میں ایسے واہیات اور فالتو عقیدے میں مبتلا نہ ہوتا، اور ایسے باطل کو میں قبول نہ کرتا، اس کے بعد وہاں کے امام صاحب نے مسلسل چار مہینے جمعہ کے بیان میں الحمدللہ ختم نبوت پر، حضرت مہدیؒ پر اور حضرت عیسیٰؑ پر تقریریں کیں۔

شکیلی فتنہ کیسے وجود میں آیا

جیسا کہ اس سے پہلے بتایا گیا تھا کہ کوئی بھی فتنہ اچانک وجود میں نہیں آتا تو شکیل بن حنیف کی حالت بھی ایسی ہی ہے، کہ وہ باقاعدہ تبلیغی مرکز نظام الدین میں حضرت جی انعام الحسن صاحب کی خدمت میں رہا اور کئی سال تک وہاں آنے والوں کا مزاج دیکھتا رہا، کہ کس طرح بات کرنے پر وہ ہمارے تابع ہوتے ہیں؟ یہ سب باتیں اس نے سیکھیں اور تجربہ حاصل کیا۔

لوگوں کو دھوکہ دینے کے سلسلے میں اہل باطل کا ایک طریقہ:

وہ مسجد آنے جانے والے نوجوانوں کو دیکھتے رہتے ہیں اور موقع پا کر ان سے آہستہ آہستہ دوستی کرتے ہیں اور دورانِ گفتگو قرب قیامت میں کیا حالات پیش آئیں گے احادیث کے حوالے سے ان کو سناتے ہیں مثلاً حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کے سلسلے میں احادیث سنائیں گے پھر کچھ ویڈیوس دکھائیں گے کہ دیکھو کس طرح لوگ والدین کی نافرمانی کررہے ہیں، اور ان سے وہ تصدیق کراتے ہیں کہ دیکھو یہ والدین کی نافرمانی ہے یا نہیں؟ تو مخاطب اسکی تصدیق کرے گا کہ ہاں والدین کی نافرمانی ہورہی ہے پھر سوال کرے گا کہ کیا یہ قیامت کے قریب ہونے کا زمانہ نہیں ہے ،مخاطب تصدیق کرے گا تو وہ کہے گا کیا قیامت کے قریب حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کا آنا ضروری ہے یا نہیں؟ مخاطب کہے گا آنا ہے تو وہ شکیلی جواباً کہے گا آنا ہے نہیں بلکہ آگئے ہیں سوال ہوگا کہاں بھائی؟ جواب ملے گا اورنگ آباد میں تو اس طرح حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدی کا تذکرہ کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور وہ شکیلی یہ

بھی کہیں گے علماء یہ باتیں نہیں بتائیں گے نتیجۃً عوام کو علماء سے کاٹ دیتے ہیں، الحمدللہ ہمارے یہاں تو اِس وقت یہ فتنہ نہیں ہے، لیکن اورنگ آباد، بھوپال اور مہاراشٹر کے اکثر علاقہ میں یہ فتنہ ہے ایک خبر کے مطابق بھوپال کے اندر اب تک 10/ ہزار (دس ہزار) لوگ اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

یونس گوھر شاھی کا فتنہ:

اس فتنہ کا بانی ریاضؔ نامی شخص ہے، یونس الگوھر اس کا چیلا ہے، جو اس فتنہ کو آگے بڑھانے میں لگا ہوا ہے، یہ فتنہ دیگر منکرین ختم نبوت سے بھی خطرناک ہے کیونکہ ریاض گوھر شاہی نے نبوت سے آگے بڑھ کر الوھیت کا دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ ہوں (نعوذ باللہ) اور اس کا دعویٰ ہے کہ اب ''لا الہ الا اللہ'' کہنے سے کلمہ مکمل نہیں ہوتا ایمان مکمل نہیں ہوتا بلکہ لا الہ الا ریاض کہنے سے مکمل ہوتا ہے (نعوذ باللہ) اور وہ (یونس الگوھر) کہتا ہے کہ ریاض کے آنے کے بعد اللہ کو کیا حق پہونچتا کہ وہ اپنی الوھیت کا دعویٰ کرے، باقاعدہ اس کا ثبوت (Vedio Recording) موجود ہے۔

ہمارا المیہ:

تو دوستو! اگر ہم خاموشی اختیار کریں گے تو اس طرح کے باطل آگے بڑھتے چلے جائیں گے، اللہ معاف کرے ہم لوگ خاموش ہیں خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، اور آسانی سے جواب دیتے ہیں کہ ''ہمارے یہاں یہ فتنہ نہیں ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ فتنہ آئے تو دیکھا جائے گا، ٹھیک ہے فتنہ آیا نہیں ہے، اور لوگوں کو اس کے بارے میں بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے، لیکن خود تو مطالعہ کر کے اس کے

بارے میں جانکاری حاصل کرنا ہے نا۔ کہ خدانخواستہ کہیں کوئی فتنہ گل ہمارے سامنے آجائے تو اس سے نبرد آزما ہونے کی کیا صورتیں ہوسکتی ہیں، اس کا علم تو ہمارے لئے ضروری ہے، لہٰذا میں علماء کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ تھوڑا وقت نکال کر اس طرح کے ایمان سوز فتنوں کے متعلق کتابیں دیکھیں اور مطالعہ کریں۔

وظائف چھوڑو، قادیانیت کے خلاف لکھو:

میں قادیانیت کے متعلق ایک بات بتاتا ہوں کہ رسول ﷺ کو اس سے اتنی پریشانی اور اتنی فکر تھی کہ ایک مرتبہ ندوۃ العلماء کے بانی حضرت مولانا محمد علی مونگلیریؒ تہجد کے وقت کچھ لکھ رہے تھے، خادم نے آکر درخواست کیا کہ حضرت! تہجد کا وقت نکل رہا ہے تہجد پڑھ لیں، لیکن حضرت خاموش لکھتے رہے، دوتین مرتبہ اس طرح ہونے بعد خادم نے عرض کیا کہ حضرت! کیا بات ہے تہجد کا وقت ختم ہو گیا اور آپ لکھنے ہی میں مشغول رہے؟ تو حضرتؒ نے فجر کی نماز کے بعد خادم کو بلایا اور فرمایا کہ بھائی! دراصل بات یہ ہے کہ کل میں تہجد پڑھ کر وظائف میں مشغول تھا کہ مجھے اونگھ آگئی اس وقت خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ کا چہرۂ انور بہت مرجھایا ہوا تھا، اور بہت دُکھ کے ساتھ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محمد علی! تو وظائف اور تسبیحات پڑھنے میں مشغول ہے جبکہ قادیانی ختم نبوت کا انکار کر کے میری شان میں گستاخی کر رہا ہے، بس ختم کر اِن وظائف کو اور قادیانیت کے خلاف لکھنا شروع کر حضرت کی تاریخ میں ہے کہ اِس واقعہ کے بعد حضرت فرض اور واجبات اور سنتِ مؤکدہ کے علاوہ کوئی بھی نماز نہیں پڑھتے تھے، نہ اشراق اور نہ کوئی نماز، ہمیشہ

حضرت رات بھر لکھتے رہتے تھے، چونکہ اُس زمانہ میں طباعت کی کوئی شکل نہیں تھی، اس لئے حضرت کا معمول تھا کہ رات بھر چٹیوں میں قادیانیت کے خلاف لکھتے اس کو جمع کرتے پھر صبح کی اذان سے پہلے پہلے اپنے خدام اور طلبہ کو بلاتے اوران کے ہاتھوں میں ان چٹیوں کو دے کر فرماتے کہ جاؤاور ہر گھر کے دروازے میں اس طرح لگاؤ کہ آدمی جب دروازہ کھولے تو صبح صبح سب سے پہلے وہ ختم نبوت پر اور قادیانیت کے خلاف کوئی بات ضرور دیکھ لے، اس طرح زندگی بھر یہ کام کرتے رہے۔

ہم کو وظائف چھوڑنے کی ضرورت نہیں:

اس طرح کے واقعات سن کر ہم لوگوں کو وظائف چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ اُس زمانہ میں (قادیانیت کا) جواب دینے والے بہت کم تھے، لکھنے والے حضرات بھی کم تھے، اور وسائل کی بھی کمی تھی اس لئے وظائف چھوڑ کر لکھنے کی ضرورت پڑی، آج ہم لوگوں کو تمام کام کرتے ہوئے صرف اکابرین نے جو کتابیں لکھیں ہیں ان کا مطالعہ کر کے تیار رہنا بھی کافی ہے۔

کیونکہ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جتنے باطل اسلام کو مٹانے کے لئے آئے، ان باطل کے خلاف جتنی کتابیں لکھی گئیں ہیں ان میں سب سے زیادہ کتابیں ردقادیانیت میں لکھی گئیں ہیں، لہذا ان کتابوں کا مطالعہ کر کے تیاری کیساتھ رہیں کہ کہیں کوئی فتنہ آئے تو آسانی کیساتھ اس سے نمٹا جائے کام کرنے کی یہ ایک صورت ہے۔

ویلور کا قصہ:

اور ایک شکل یہ ہے، شہر ویلور کا قصہ ہے کہ ہمارے مبلغ مولوی محمد قدرت اللہ صاحب

جو ویلور میں تحفظ ختم نبوت پر کام کرتے ہیں (بہت فعال ہیں اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول فرمائے، اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائے، عافیت کیساتھ عمر میں برکت عطا فرمائے اوران کی ہر طرف سے حفاظت فرمائے) انھوں نے ایک کارگذاری سنائی کہ چار پانچ ماہ قبل اتوار کے دن چند علماء کیساتھ گشت کر رہے تھے عصر کے بعد کا وقت تھا ایک میدان میں کچھ نوجوان کھیل رہے تھے، بات کرنے کیلئے ان کو جوڑ لیا گیا، نام پوچھنے پر معلوم ہوا کہ سب کے سب مسلمان ہیں، اور تمام بچے ایک بڑے کالج کے طلبہ تھے، کل 25 / طلبہ تھے، اس کے بعد علماء چار پانچ حلقوں میں تقسیم ہو کر دین وایمان اور ختم نبوت پر بات کئے۔

نبی کا نام بھی معلوم نہیں:

تعارف کے بعد ان سے ہمارے نبی کا نام پوچھا گیا تو بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ 25 / میں سے صرف 3 طلبہ نے صحیح جواب دیا، ۴ طلبہ نے لاعلمی کا اظہار کیا، بقیہ کی حالت تو اس سے بھی بدتر تھی، کسی نے کہا کہ اجمیر والے ہمارے نبی، بعض نے کہا بغداد والے ہمارے نبی ہیں اس طرح کے جوابات ان طلبہ نے دیا۔

دیکھو! ولو بالفرض اگر ہمارے مبلغ اور علماء کے علاوہ کوئی قادیانی یا کوئی شکیلی وہاں جا کر محنت کرتا تو کیا حالت ہوتی؟ نتیجۃً وہ لوگ کہتے کہ غلام احمد قادیانی ہمارا نبی ہے، یا کوئی کہے گا شکیل بن حنیف ہمارا نبی ہے (نعوذ باللہ) اور یہ بھی کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ختم ہوگئی ہے اب اِن کی نبوت چل رہی ہے، اور آرام سے وہ لوگ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے، لیکن اللہ کا فضل ہوا، ان 25 طلبہ کا ایمان محفوظ ہوگیا، اور ان

طلبہ کے نمبرات حاصل کر کے واٹس ایپ (Whatsapp) میں ان کو شامل کر کے روزانہ نبوت رسالت اور ختم نبوت کے تعلق سے مسیج بھیجا جا رہا ہے، تو ایسا طریقۂ کار اپنانا ہے۔

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ:

اس تجربہ کو سامنے رکھ کر ہمارے ذہن میں ایک بات آئی کہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (کہ پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ سے ڈراؤ، ان کے ایمان کو مضبوط بناؤ) کی روشنی میں ہم کو ایک کام ضرور کرنا چاہئے۔

چار سوال اپنے گھر والوں سے کریں:

اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب ہم گھر جائیں تو اپنے گھر کی مستورات ماں، بیوی، بہن وغیرہ کو بٹھا کر کوئی مستقل بیان کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ باتوں باتوں میں **ایک سوال** پوچھ لیں کہ ہمارے نبی کا نام کیا ہے؟ اس سلسلہ میں یہ تجربہ ہوا ہے کہ وہ ناراض ہوں گے کہ ہمارے نبی کا نام ہم ہی سے پوچھتے ہو؟ لیکن ان کی ناراضگی کو برداشت کرتے ہوئے ان سے اتنا کہنا کہ کسی اہم وجہ سے پوچھ رہا ہوں، اس کے بعد اگر وہ نبی کا نام بتا دیں تو ٹھیک ہے الحمد للہ، اگر نہیں بتا پائے تو پہلے ان کو نبی کا نام بتائیں اور سمجھائیں، کیونکہ اگر نبی کا نام ہی معلوم نہیں تو ختم نبوت کا مسئلہ کہاں سے معلوم ہوگا؟ اور ختم نبوت کا عقیدہ کیسے رہے گا؟

دوسرا سوال: اس کے بعد دوسرا سوال یہ کریں کہ نبی کسے کہتے ہیں؟ یقیناً اس کا جواب اکثر لوگ نہیں دیں گے، کیونکہ بہت سے لوگوں کو اس کا علم نہیں ہوگا، بس

مسلمان گھرانہ میں، پیدا ہو گئے اور ایسا ہی چلتا رہا، جبکہ وہ یہ بھی کہتے رہے کہ ہمارے نبی کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لیکن نبی کسے کہتے ہیں؟ یہ بات معلوم نہیں ہوتی، تو ان کو تفصیل سے سمجھانا چاہئے، اور سب سے پہلے یہ جملہ کہنا کہ ''نبی مبعوث من اللہ'' ہے یعنی وہ اللہ کی جانب سے بھیجے گئے ہیں، اس جملہ کا بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے قادیانی وغیرہ کا عقیدہ ختم ہوجائے گا، کیونکہ قادیانی اور بعض گمراہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ آدمی اپنی محنت اور کسب سے نبی بن سکتا ہے، نبوت تک پہنچ سکتا ہے (نعوذ باللہ) تو اس عقیدہ کو جڑ سے ختم کرنا ہے کہ ''نبی مبعوث من اللہ'' ہیں یعنی نبی وہ آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے'' اِس بات کو ان کے دلوں میں بٹھانا ہے، اور نبی کی تعریف کرتے ہوئے یہ بھی کہنا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، ان سے گناہ صادر نہیں ہوتا، خصوصاً وہ جھوٹ بالکل نہیں بولتے، اور اللہ کے احکام کو لوگوں تک پہونچاتے ہیں۔ ان کی اطاعت کو فرض کیا گیا ہے، ان کی بات ماننا ضروری ہے، تو اس طرح عورتوں کے مزاج کے موافق نبی کا تعارف کرائیں۔

تیسرا سوال:

اس کے بعد تیسرے دن تیسرا سوال کریں کہ اللہ تعالیٰ کس وقت نبیوں کو بھیجتا ہے؟ کس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نبیوں کو بھیجتا ہے؟ یقیناً اس کا جواب تو نہیں جانتے ہونگے، تو ہم اس کا جواب دیں گے کہ جب دنیا میں ظلم وزیادتی عام ہوجائے، کفر کا بول بالا ہونے لگے قتل زیادہ ہوجائے، بے حیائی بڑھ جائے گناہ عام ہوجائے تو ایسے وقت میں اللہ نبی کو بھیجتا ہے، اب یہ بات سمجھ میں آجائے گی۔

چوتھا سوال:

اس کے بعد چوتھا اور اہم سوال کہ کیا اِس زمانہ میں کوئی نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آیا ہے؟ یا آئندہ آنے والا ہے؟ تو اگر پہلے ہی سے ان کو ختم نبوت کا علم ہوگا تو جواب دیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، اور اگر اس علم نہیں ہوگا اور ہمارا تجربہ ہے کہ نوے 90 فیصد ایسا ہی ہے کہ بعض عورتیں تیسرے سوال کے جواب کو ذہن میں رکھ کر یہ جواب دیتی ہیں کہ ہاں! اِس زمانہ میں فتنے بہت زیادہ ہیں، ظلم وزیادتی بڑھ رہی ہے، گناہ کثرت سے ہو رہے ہیں لہذا ''اِس وقت نبی آگئے تو بہتر ہوگا' 'اور بعض عورتوں کی طرف سے یہ جواب تک ملا ہے کہ ''نامعلوم آگئے بھی ہونگے''۔

اس لئے سب سے پہلے ان چار سوالات کے جوابات کو سمجھانا ہے:

(۱) ہمارے نبی کا نام کیا ہے؟ (۲) نبی کسے کہتے ہیں؟

(۳) کس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نبیوں کو بھیجتا ہے؟

(۴) کیا اِس زمانہ میں نبی آسکتا ہے؟ یا نبی آیا ہے؟ یا آئے گا؟

ختم نبوت کا علم نہ ہونے کیوجہ سے نوے 90 فیصد گھروں کی حالت یہ ہے کہ اس چوتھے سوال کا جواب یہ دینگے کہ ''اگر کوئی نبی آئے تو بہتر ہوگا' 'لہذا ہمارا پہلا فریضہ یہ ہے کہ ہم اپنے گھروں میں جا کر ان باتوں کو بتلائیں۔

ممبروں میں عقائد کو بیان کریں:

ہمارے علمائے کرام سے خصوصاً ائمہ کرام وخطباء کرام سے دوسری درخواست ہے کہ ممبروں میں جہاں مسائل وفضائل پر تقریریں کرتے ہیں، وہاں

عقائد پر بھی تقریریں کریں، اور علاماتِ قیامت کو بتلائیں۔

خصوصاً تین بڑی علامتیں:

دیکھیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علاماتِ قیامت کے سلسلہ میں جہاں چھوٹی بڑی علامتوں کو بتلایا ہے، ان میں تین بڑی علامتوں کو بہت تفصیل سے بتلایا ہے، (۱) حضرت مہدی کے بارے میں (ظہورمہدی) (۲) حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں (نزول عیسیٰ) اور (۳) دجال کے بارے میں (خروج دجال) ان میں تھوڑی باتیں ہی کیوں نہ ہو ضرور بتلائیں،۔

حضرت امام مہدیؒ

مثلاً حضرت امام مہدیؒ کے بارے میں یہ بیان کریں کہ ان کا نام کیا ہوگا؟ ان کے والدین کا نام کیا ہوگا؟ کس خاندان سے ہونگے؟ کہاں پیدا ہوں گے؟ کب آئیں گے؟ کیسے پہچانے جائیں گے؟ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی ناک کے بارے میں بھی بتلایا ہے، مزید براں امام مہدی کیا کام انجام دیں گے؟ پھر کہاں ان کی حکومت ہوگی؟ کتنے سال ان کی حکومت ہوگی؟ درمیان میں کیا واقعہ پیش آئے گا؟ پانچ سال اچھی طرح ان کی حکومت رہے گی؟ پھر اس کے بعد اچانک بارش رُک جائے گی، قحط ہوگا۔

دجال کا خروج

ایسے زمانہ میں دجال کا خروج ہوگا پھر لوگوں کے ایمان کو بگاڑے گا، یہ تمام تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتلائی ہیں۔

نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفصیل سے بتلایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے آئیں گے؟ وہ فجر کے وقت آئیں گے، دمشق کی جامع مسجد کی سیڑیوں میں اتریں گے، اس طرح آئیں گے جیسے کوئی ابھی نہا کر آیا ہو، زرد لباس ان کے اوپر ہوگا اور فرشتوں کے سہارے سے آئیں گے، اس وقت حضرت مہدی امامت کیلئے بیٹھے ہوئے ہونگے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لئے آگے بڑھائیں گے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار کر کے امام مہدیؒ ہی کو آگے بڑھادیں گے، اس کے بعد دجال کو قتل کرنے کے لئے نکلیں گے

ان تمام تفصیلات کی وجہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تمام تفصیلات کیوں بتائی ہیں؟ اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے بعد فتنے ان ہی راستوں سے آئیں گے، یا تو امام مہدی کے راستہ سے یا پھر حضرت عیسیٰؑ کے راستہ سے آئیں گے وغیرہ وغیرہ۔

ہر فتنہ کا موجد یا تو نبوت کا دعویٰ کیا یا عیسیٰ ہونے کا دعوی کیا یا مہدی ہونے کا دعوی کیا۔

نکتہ کی بات:

علامت قیامت سے متعلق جو احادیث ہیں ان کے الفاظ پر اگر ہم غور کریں گے تو اِس زمانہ کے باطل فرقوں اور فتنوں کی سرکوبی کیلئے اور ان کے سدِ باب کیلئے ان ہی الفاظ میں کوئی نہ کوئی بات ضرور ملے گی، مثلاً دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے احادیث میں

''رَجلٌ'' کا لفظ آیا ہے، یعنی دجال ایک آدمی ہوگا اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، اس لفظِ (رجل) بولنے کی وجہ اب معلوم ہوئی کیونکہ شکیل بن حنیف کہتا ہے کہ دجال آدمی نہیں ہے بلکہ دوملکوں کا نام ہے، ایک امریکا دوسرا فرانس، پوچھا گیا وہ کیسے؟ تو کہتا ہے کہ دونوں کو ملا کر لکھو ''امریکا فرانس'' اور لفظ ''امریکا'' سے ک اور الف اور لفظ ''فرانس'' سے ف اور ''ر'' کو لے لو پھر دونوں کو ملائیں گے تو کافر بنتا ہے (امیری کا فرانس) تو اس طریقہ سے تلبیس کر کے لوگوں دھوکہ دیتا ہے اور ان کے ایمان سودا کرتا ہے، اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام چیزوں کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

مثبت پہلو میں بولیں:

لہذا ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ کسی بھی فتنہ کا نام لئے بغیر کسی جمعہ میں حضرت مہدیؒ کے بارے میں کسی جمعہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بتائیں کہ صحیح عقیدہ یہ ہے، اور اب تک نہ حضرت امام مہدی آئے ہیں نہ آسمان سے حضرت عیسیٰؑ اترے ہیں، بلکہ آئندہ آئیں گے اور ان کی یہ علامات ہوں گی، اب اگر کوئی ''حضرت مہدی یا حضرت عیسی ہونے کا دعوی کرے'' وہ جھوٹا ہے، بس اتنی سی باتیں بول کر لوگوں کے عقائد کی نگرانی کرتے رہیں، محلہ اور اپنے علاقہ کے لوگوں پر نظر رکھتے رہیں، اس طرح ہم ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

ہر عالم اپنے محلہ کی حفاظت کرلے تو یہ بھی بہت بڑی بات ہے اور اس طرح سے ہم اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتے ہیں، جو علماء مدارس میں پڑھاتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ آتا ہے، وہاں خصوصی طور

پر کلام کریں اور تحقیقی بات پیش کریں، مثلاً ’’وَاِذْقَالَ اللّٰہُ یٰعِیسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ‘‘ الخ اس میں ’’مُتَوَفِّیْکَ‘‘ سے کیا مراد ہے اور اس کا حقیقی معنی کیا ہے اس کی خوب وضاحت کریں، کیونکہ قادیانی، شکیلی وغیرہ گمراہ فرقے اس سے موت مراد لیتے ہیں، اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ دیکھو! متوفیک کا کیا معنی ہے؟ موت دینا، اور اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ وہ عیسیٰؑ کو موت دے دیا ہے جبکہ تمہارے علماء کہتے ہیں کہ ان کو موت نہیں آئی ہے بلکہ زندہ آسمان میں ہیں، قیامت کے قریب آئیں گے، لہذا یہ سب باتیں غلط ہیں عیسیٰؑ مر گئے ہیں (نعوذ باللہ) یعنی ’’متوفیک‘‘ میں وہ لوگ وفات کا ترجمہ موت سے کرتے ہیں، لہذا ہم کو چاہئے کہ اس کا صحیح مطلب بتائیں۔

ردِ قادیانیت پر حضرت کشمیریؒ کی پانچ اہم کتابیں:

حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے کئی کتابیں لکھی ہیں ان میں بعض کتابیں رد قادیانیت پر ہیں، جو بہت بہترین اور مفید کتابیں ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

اس کتاب میں حضرت نے ’’مُتَوَفِّیْکَ‘‘ کی خوب تحقیق کی ہے، ’’مُتَوَفِّیْکَ‘‘ کا مطلب کیا ہے؟ اس کا حقیقی معنی کیا ہے؟ کنائی معنی کیا ہے؟ مجازی معنی کیا ہے؟ اور کونسے وقت میں کیا معنی کرنا ہے؟ علاوہ ازیں یاجوج ماجوج کون ہیں؟ دجال کیا ہے؟ ان سب کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں موجود ہے۔

(۲) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح

اس میں حضرتؒ نے حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے متعلق کئی احادیثِ صحیحہ کو جمع کیا ہے۔

(۳) تحیۃ الاسلام

یہ گویا مذکورہ دونوں کتابوں کا مجموعہ ہے۔ یہ تینوں کتب رد قادیانیت پر ہیں۔

(۴) اکفار الملحدین

اس کتاب میں معترضین کو جواب دیا گیا، جیسا کہ آج کل بعض علماء کا بھی اعتراض ہے کہ خواہ مخواہ کسی کو (قادیانی وغیرہ مرتد فرقہ والوں کو) کیوں کافر قرار دیا جائے؟ جبکہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، قربانی کرتے ہیں، حج کے لئے بھی جاتے ہیں، اور فلاں فلاں کام کرتے ہیں تو ان لوگوں پر کفر کا فتوی کیوں لگایا جائے؟

حضرت انور شاہ کشمیریؒ پر بھی یہ اعتراض ہوا کہ حضرتؒ خوامخواہ مبالغہ کرتے ہوئے نماز پڑھنے والوں کو اور قبلہ رُخ کرنے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ تو اُس پر حضرتؒ نے یہ کتاب لکھی اور معترضین کا جواب دیا کہ ان وجوہات کی بنا پر یہ لوگ ملحد اور کافر ہیں، اور مسلمان نہیں ہیں۔

(۵) خاتم النبین

یہ کتاب فارسی زبان میں ہے، چونکہ حضرتؒ کشمیر کے تھے اور اُس زمانہ میں کشمیر میں فارسی زبان کا رواج تھا، وہاں کے لوگ غربت کے مارے، چند پیسوں کی خاطر قادیانی مذہب کو اختیار کر رہے تھے، حضرتؒ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ ہمارے علاقہ والے ارتداد کا شکار ہو رہے ہیں تو اس کے رد میں یہ کتاب لکھی (پتہ نہیں اس کا اردو ترجمہ ہوا ہے یا نہیں؟)

یہ پانچ کتابیں بہت اہم ہیں، اور یہ ایسی ہیں کہ ان کو بنیاد بنا کر تفصیلات کے ساتھ اور کتابیں لکھی گئی ہیں،

حضرت عیسی علیہ السلام کی سفارش

جب حضرت کشمیریؒ نے ''عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسی علیہ السلام'' لکھی اس وقت ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا کہ یارسول اللہ! ایک درخواست لے کر آیا ہوں کہ قیامت کے دن آپ تمام دنیا کے لوگوں کی سفارش کرینگے یہ تو یقینی امر ہے، لیکن میری درخواست ہے کہ انور شاہ کشمیری نے میری حیات سے متعلق اور قادیانی نے غلاظت کا جوانبار لگایا ہے اس کو صاف کرنے کے سلسلہ میں جو کتاب لکھی ہے اس کی خاطر میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں انور شاہ کشمیری کی سفارش کروں

امید کہ حضرت عیسی علیہ السلام میری سفارش فرمائیں گے:

اس وقت حضرت کشمیریؒ باحیات تھے، ان بزرگ نے جب حضرت کو یہ خواب سنایا تو کشمیریؒ رونے لگے پھر فرمایا میری کتاب حضرت عیسیٰؑ کے نزدیک قبول ہوگئی، یہی میرے لئے کافی ہے، میری محنت کا پھل مجھے مِل گیا، مجھے امید ہے کہ حضرت عیسیٰؑ میری سفارش فرمائیں گے،

ایک اور خواب

اسی طرح کا ایک اور خواب کسی نے دیکھا کہ سبز قالین بچھائی گئی ہے، لگتا ہے

کہ جنت کا نظارہ ہے، اور دونوں طرف ہرے رنگ کے گاؤ تکئے لگائے گئے ہیں، ایک گاؤ تکیہ پر حضرت عیسیٰؑ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور دوسرے پر ان کے محاذات میں یعنی بالکل سامنے حضرت کشمیریؒ بیٹھے ہوئے ہیں، دونوں ہنستے ہوئے باتیں کرر ہے ہیں، یہ خواب جب حضرتؒ کو سنایا گیا تو فرمانے لگے کہ مجھے امید ہے کہ حضرت عیسیٰؑ میری سفارش فرمائیں گے

بچوں کو ختم نبوت کا مطلب سمجھائیں

باتیں تو بہت ہیں اور بہت تفصیل طلب ہیں، لیکن ختم نبوت پر محنت کے سلسلہ میں علماء کرام سے درخواست ہے کہ بچوں کو سمجھائیں کہ ختم نبوت کیا ہے؟

ایمان کی حفاظت کیلئے مدارس کا جال پھیلایا گیا

دیکھو! جس وقت ہندوستان میں انگریز کا تسلط ہوا تو اس وقت علمائے کرام اور اہل اللہ نے تو اپنے نورِ ایمانی اور فراستِ ایمانی سے یہ سمجھ لیا کہ اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کا باقی رہنا بہت مشکل ہے، ایمان کے لٹنے کا بہت خطرہ ہے تو اس خطرہ کو دور کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے مدارس کا جال پھیلایا، چنانچہ دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ندوۃ العلماء وغیرہ مدارس قائم کر کے اسلام کو باقی رکھنے کی کئی تدابیر اپنائیں۔

قاسمیوں پر کفر کا الزام:

تو جو علمائے کرام اور اللہ والے قیامت تک آنے والے ہندوستانیوں کے ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہے اور اس کی خاطر ان لوگوں نے دن رات ایک

کر کے بہت محنت و مجاہدے کئے، اور مدارس کا جال پھیلایا، آج ایک مخصوص مکتبِ فکر کے لوگ اُن ہی علماء پر کفر کا دھبہ لگا رہے ہیں، کہ حضرت نانوتوی کافر، رشید احمد کافر، فلاں کافر وغیرہ وغیرہ

آج ہم لوگ خاموش بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں:

ارے! جنکے نام کو ہم اپنے نام کا جزء بنا کر فخر محسوس کرتے ہیں کہ فلاں قاسمی اور فلاں قاسمی، آج ان پر کفر کا فتوی لگایا جا رہا ہے اور کفر کے کیچڑ ان پر اچھالے جا رہے ہیں لیکن ہم لوگ خاموش بیٹھے ہیں اور ان کا جواب نہیں دے پا رہے ہیں، اگر وہ قیامت کے دن ہم سے پوچھ لیں کہ آپ لوگ بڑے فخر سے میرا نام تمہارے نام کے ساتھ لگا لیتے تھے، جب مجھ پر کفر کا کیچڑ اچھالا گیا تو اس کے رد میں آپ لوگوں نے کیا کام کیا؟ کیا اس کے دفاع میں کچھ کام کیا؟ تو یقینی بات ہے کہ ہم جواب نہیں دے سکیں گے۔

ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دیں گے؟

جب ہم قاسم کو جواب نہیں دے سکیں گے تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دیں گے اگر ہم سے حوضِ کوثر پر سوال کر لیں کہ میری ختم نبوت سے کھلواڑ کیا جا رہا تھا، میری لائی ہوئی شریعت اور دین کا مذاق اڑایا جا رہا تھا، تو آپ لوگ کیا کر رہے تھے؟ تو یقیناً اُس وقت ہمارے پاس جواب نہیں ہوگا۔

حضرت نانوتویؒ کی عبارت میں تلبیس کر کے ان پر کفر کا فتویٰ:

حضرت نانوتویؒ نے تحذیر الناس'' نامی کتاب تصنیف کی تھی اس میں حضرتؒ

نے ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھا یا کہ ختم نبوت کا مطلب کیا ہے؟ لیکن ایک مکتبِ فکر والے نے ان باتوں کو نہیں سمجھ سکے، اور انھوں نے حضرت کی عبارت کو توڑ مروڑ کر حضرت پر کفر کا الزام لگایا،

وہ یہ کہ حضرتؒ نے ایک جگہ لکھا تھا کہ ''ولو بالفرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی آئے تب بھی آپ کی خاتمیت نبوت پر کوئی فرق نہیں آئے گا'' تو اس عبارت سے انھوں نے لفظ ''ولو بالفرض'' کو نکال دیا، کاٹ دیا، اور یہ کہدیا کہ ''غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتوی دونوں ایک ہی ہیں'' (نعوذ باللہ) کیونکہ غلام احمد قادیانی نے بھی کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور تمہارے قاسم نانوتوی بھی یہی کہتے ہیں

اسی طرح غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ میں نبی ہوں، ہاں یہ الگ بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں، لیکن میں عینِ محمد ہوں لہذا میں خاتم النبین ہوں اور تمہارے قاسم نانوتوی بھی یہی کہتے ہیں محمد کے بعد بھی اگر کوئی نبی آئے تو خاتمیتِ نبوت پر کوئی فرق نہیں آئے گا، آپ خاتم النبین رہیں گے۔

اس طرح ان لوگوں نے حضرت کی عبارت پر تلبیس کر کے ان پر کفر کا الزام لگایا، حالانکہ بات ایسی نہیں ہے، تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کی بہت تفصیلات ہیں ان شاء اللہ پھر کبھی اس کی وضاحت کی جائے گی۔

حضرت نانوتویؒ پر دوسرا الزام:

ان لوگوں نے حضرت نانوتویؒ پر دوسرا الزام لگایا وہ یہ کہ حضرتؒ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ''علم کمالاتِ نبوت میں سے ہے لہذا کوئی امتی علم میں اپنے نبی سے نہ

مساوی ہوسکتا ہے اور نہ ہی بڑھ سکتا ہے۔

اور عمل کمالاتِ نبوت میں سے نہیں ہے لہذا کوئی امتی عمل میں اپنے نبی کے مساوی ہوسکتا ہے یا نبی سے بڑھ بھی سکتا ہے'' ظاہر ہے یہ بات صحیح بھی ہے۔

کمّاً ہے کیفاً نہیں، ایک مثال سے اس کی وضاحت:

یاد رکھیں! حضرتؒ نے کمّاً بتایا ہے کیفاً نہیں، اس کو مثال سے سمجھئے امام ابوحنیفہؒ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے، اب یہ عمل حضوؐر سے ثابت نہیں ہے، یہ بات تو صحیح ہے لیکن یہ کمیت کے اعتبار سے ہے کیفیت کے اعتبار سے نہیں۔

کیفیت کے اعتبار سے پوری دنیا کی عبادت ملکر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سجدہ کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتی، تو اس طرح وہ لوگ حضرت کی باتوں میں تلبیس کر کے کفر کا فتوی لگاتے ہیں، حتی کہ آپ حضرات بھی دیکھے ہونگے کہ گذشتہ سال امتحانِ سالانہ میں ان لوگوں کا سوال کا پرچہ آیا تھا، اس میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ ''بِاَیِّ وُجُوْہٍ صَارَ الْقَاسِمُ کَافِرًا'' یعنی کن وجوہات کی بنیاد پر قاسم نانوتوی کافر بنے، تو اس کے پیچھے یہی وہ دو وجوہات ہیں جن کا انھوں نے حضرتؒ پر الزام لگایا تھا کہ حضرت نانوتویؒ نے ایک تو ختم نبوت کا انکار کیا اور دوسرا یہ کہ امتی کو عمل میں نبی سے بڑھا دیا،

حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھایا

حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کا انکار کہاں کیا ہے؟ بلکہ حضرت نے ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس اعتبار سے خاتم ہیں؟ زمانی اعتبار سے بھی

خاتم ہیں، مکانی اعتبار سے بھی خاتم ہیں، مرتبہ کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں، اس کی وضاحت حضرت نے "تحذیر الناس" میں کی ہے،

اور دراصل یہ اُس اشکال کا جواب ہے جو کسی نے حضرت سے ایک حدیث کے متعلق پوچھا تھا۔

حضرت نانوتوی کا دفاع فرمائیں:

ہمارے ایسے اکابر جن کے صدقہ میں آج ہمارا دین محفوظ ہے ایمان محفوظ ہے آج ان پر الزام لگایا جارہا ہے اور ہم خاموش بیٹھے ہیں "یہ کیسے ہوسکتا ہے؟" لہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ وقت نکال کر ان کتابوں کا مطالعہ کریں اور ان لوگوں کو اس کا جواب دیں۔

ہمارا المیہ

آج ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم یہ بات بول کر خاموش ہوجاتے ہیں کہ وہ سب پرانے اعتراضات ہیں، پچھلے زمانہ میں اس کا جواب دے دیا گیا، اس طرح بولنا صحیح نہیں ہے۔

حق رہنے سے باطل نہیں مٹتا بلکہ حق آنے سے مٹتا ہے:

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوریؒ فرماتے تھے کہ ایک علاقہ میں ایک طرف باطل ہے اور دوسری طرف (اس کے مقابلہ میں) حق ہے تو اُس پر یہ کہنا کہ حق رہنا کافی ہے کیونکہ حق رہنے کی وجہ سے باطل خود بخود مٹ جائے گا، یہ بات بالکل غلط ہے اور دھوکہ ہے،

کیونکہ قرآن میں اللہ نے ''اِذَاوُجِدَالحقُّ'' نہیں فرمایا بلکہ ''اِذَاجَآءَالحَقُّ'' فرمایا ہے، حق کا آنا ہے۔

کیا کرنا چاہئے:

اگر سانپ کا بِل ہے اور اس کے اندر بہت بڑا سانپ ہے اب اگر کوئی آدمی ڈنڈا لے کر بِل کے باہر سانپ کے نکلنے کے انتظار میں کھڑا ہو جائے تو سانپ کبھی باہر نہیں نکلے گا،

تو کرنا کیا ہے؟ اس کو للکارنا ہے، اس کو چھیڑنا ہے اس کے بعد سانپ باہر آئے گا تو مار دینا ہے،

ٹھیک اسی طرح حق کو چاہئے کہ باطل کے دروازہ پر جا کر للکارے، اس کو کھٹکھٹائے اور اس کو چھیڑے پھر جب باطل باہر نکلے گا تو اس کو علمِ حق کی لاٹھی سے توڑ دینا ہے۔

ہم بریٔ الذمہ نہیں ہوئے:

ہم لوگوں کا یہ سوچنا کہ حق موجود ہے اور تمام اعتراضات کا جواب دے دیا گیا ہے لہذا ہم بریٔ الذمہ ہو گئے یہ خیال غلط ہے بلکہ یہ فکر کرنا ہے کہ جو جوابات دئے گئے ہیں، آیا عوام وخواص کو ان کا علم ہے یا نہیں؟ اور ان کو سمجھے ہیں یا نہیں؟ اس کا ہم جائزہ لیں۔

حالانکہ حضرت نانوتویؒ جب باحیات تھے تو آپ کے ایک شاگرد مولانا عبدالعزیز صاحب نے یہ سوال کیا کہ حضرت! آپ نے امتی کو عمل میں نبی سے

بڑھادیا؟ اور آپ کی باتوں سے گویا ختم نبوت کا انکار معلوم ہوتا ہے؟

تو اس کو جواب میں حضرتؒ نے ''مناظرۂ عجیبہ'' نامی کتاب لکھی، اپنی حیات ہی میں حضرتؒ ان اعتراضات کے جوابات دے چکے ہیں، لیکن افسوس کہ ان لوگوں نے اس کتاب کو پوشیدہ کر کے کفر کا فتویٰ دے دیا۔

لہذا ہم کو چاہئے اس کتاب کا مطالعہ کریں، اور حضرت صفدر صاحبؒ کی کتاب ہے ''عباراتِ اکابر'' اس کا بھی مطالعہ کریں،

وقت کی نزاکت کو سمجھیں:

اور آخر میں تمام حضرات سے درخواست ہے کہ وقت کی نزاکت کو سمجھیں، اپنے علاقہ کے لوگوں پر رحم کریں، ان کے ایمان کی فکر کریں، اپنوں کے اپنے گھر والوں کے اور بستی والوں کے ایمان کی فکر کریں۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)